لغوی اعتبار سے مسجد کہتے ہیں: ,,الموضع الذی یسجد فیه۔ وہ جگہ جس میں سجدہ کیا جائے،، پھراس معنی میں وسعت پیدا ہوئی اوراس گھر پر اطلاق ہونے لگا جہاں مسلمان نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں، امام زرکشیؒ کہتے ہیں: چونکہ نماز میں سجدہ سب سے بہترین عمل ہے جس میں بندہ اللہ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے، اسی سے مشتق ہوکر اسم مکان (سجدہ کی جگہ) یعنی مسجد بنا ہوا ہے، اور رکوع کی نسبت سے مرکع نہیں کہا جاتا، پھر عرف عام میں اس خاص جگہ کو مسجد کہا جاتا ہے جسے پنج وقتہ نمازوں کی ادائیگی کے لئے تیار کیا جاتا ہے، حتی کہ عیدگاہ وغیرہ بھی مسجد کے حکم سے خارج ہے، اصطلاح میں ''مسجد،، کہتے ہیں: المکان الذی اعدّ للصلاۃ فیه علی الدوام (معجم لغة الفقهاء: ص: ۳۹۷) ایسی جگہ جسے مستقل نماز کے لئے بنایا گیا ہو، اور اصلا مسجد ہر اس جگہ کو کہا جاتا ہے جس میں اللہ کے لئے سجدہ کیا جائے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے لئے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنایا گیا ہے، میری امت کا ہر شخص جہاں نماز کا وقت ہوجائے اسی جگہ نماز پڑھ لے،، (بخاری: ۳۳۵، مسلم: ۵۲۱) الا یہ کہ جن جگہوں میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، (المساجد للقحطانی ص: ۵، ۶، ۷)

تعمیر مساجد کی فضیلت واہمیت:

مسجد کی فضیلت واہمیت کے لئے یہی کافی ہے کہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں تقریبا اٹھارہ جگہوں پر مساجد کا ذکر فرمایا ہے، اس کے شرف اور بلند رتبہ کو بیان کرنے کے لئے اس کی نسبت اپنی ذات کی طرف فرمائی ہے، ارشاد باری تعالی: ''اللہ کی مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں، نماز قائم کرتے اور زکوۃ دیتے، اور اللہ کے سوا کسی سے ڈرتے نہیں ہیں، امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں،، (التوبہ: ۱۸) امام طبری، امام بغوی، امام سعدی رحمہم اللہ بیان کرتے ہیں: ''مسجد کی آبادی کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تعمیر میں حصہ لیا جائے، اس کی صفائی ستھرائی کا خیال رکھا جائے، اس میں روشنی، چٹائی اور فرش کا اہتمام کیا جائے، جیسے اس کا آباد رکھنا یہ بھی ہے کہ باجماعت نمازوں کی پابندی کی جائے، نفع بخش علوم کو سیکھنے اور سکھانے کا اہتمام کیا جائے، قرآن کریم کا علم حاصل کیا جائے، اور ہر طرح کی اطاعت وفرمانبرداری کی جائے یہ سب اس کے آباد رکھنے میں شامل ہے، مسجدوں کا اسلام میں بڑا اعلی مقام ہے، یہ ایک عظیم دینی شعائر ہے، روئے زمین کا سب سے محبوب اور پاکیزہ جگہ ہے، جسے ہم احتراما ''بیت اللہ،، اللہ کا گھر بھی کہتے ہیں، ایک طرف جہاں اس میں اللہ تعالی کی عبادت وبندگی اور پنج وقتہ نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے، وہیں مسلمانوں کی تعلیم وتربیت، دروس ومحاضرات، آپسی معاملات ومسائل، نکاح وطلاق اور دوسری بنیادی ضرورتوں کی تکمیل کا مرکزی مقام بھی ہے، ہر دور میں مسجدیں اسلام کی تبلیغ واشاعت کا مرکز رہی ہیں، جہاں سے کتاب وسنت کی صدائیں بلند ہوتیں ہیں اور اہل ایمان کے ایمان کو مزید پختگی عطا کرنے کے لئے انہیں یہاں سے روحانی غذا فراہم کی جاتی ہے، مساجد سے دلی تعلق اور گہری وابستگی ہمارے ایمان کی دلیل ہے، اسلامی سماج ومعاشرہ کیلئے روحانی قوتوں کا سرچشمہ ہے، ماضی میں بھی ہمارے اسلاف نے یہیں سے دین اسلام کا حقیقی سبق پڑھا ہے اور موجودہ حالات میں بھی لوگوں کو مساجد سے جوڑنے کی سخت ضرورت ہے،

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: اور جب لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوکر کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، اور آپس میں پڑھتے پڑھاتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور (اللہ کی) رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے، اور اللہ تعالی ملأ اعلی میں ان ذکر فرماتا ہے،، (صحیح مسلم: کتاب الذکر والدعاء: ۲۶۹۹) حقیقت یہ ہے کہ انہیں مسجدوں سے اعلاء کلمۃ اللہ کی صداء بلند ہوتی ہے کلمۂ توحید کا پیغام عام ہوتا ہے، شہادت کے بعد سب سے عظیم فریضے کی ادائیگی کا انتظام ہوتا ہے، جس طرح مسجدوں کے آباد رکھنے کی فضیلت قرآن وحدیث میں جگہ جگہ بیان کی گئی ہے، اسی طرح غیر آباد رکھنے، مسجدوں سے اپنا رشتہ منقطع کر لینے اور اللہ کے بندوں کو اس کے گھروں سے روکنے کی مذمت بھی بیان کی گئی ہے، ارشاد باری تعالی ہے: ''اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے ذکر کیے جانے کو روکے، اور ان کی بربادی کی کوشش کرے، ایسے لوگوں کو خوف کھاتے ہوئے ہی اس میں جانا چاہیے، ان کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بھی بہت بڑا عذاب ہے۔ (البقرہ: ۱۱۴) مساجد کی فضیلت کے باب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ,,اللہ تعالی کے نزدیک سب سے محبوب ترین جگہ اس کی مسجدیں ہیں، اور سب سے ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں،، (صحیح مسلم: کتاب المساجد: رقم: ۶۷۱)

قال النووی رحمه الله: لانها بیوت الطاعات وأساسها علی التقوی ,,وابغض البلاد،، لانها محل الغش والخداع والربا والأیمان الکاذبة واخلاف الوعد والاعراض عن ذکر الله (شرح النووی: ۵/۱۷۱) امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: مسجد ''سب سے بہترین جگہ،، اس لئے ہے کہ یہ اطاعت وفرمانبرداری کا گھر ہے، اور اس کی بنیاد تقوی پر ہے، اور بازار ''سب سے ناپسندیدہ جگہ، اس لئے ہے کہ یہ خیانت، دھوکہ، سود، جھوٹی قسمیں، وعدہ خلافی اور اللہ کے ذکر سے اعراض کی جگہ ہے،، اللہ تعالی فرماتا ہے: ''ان گھروں میں جن کے ادب واحترام کا اور اللہ کا نام وہاں لیے جانے کا حکم ہے، وہاں صبح وشام اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں، (النور: ۳۶) اس سے مراد مساجد ہیں کہ وہاں اللہ تعالی کی ذکر وعبادت کا ایک خوبصورت ماحول ہوتا ہے، مختلف قسم کے رنگوں سے مسجدوں کو رنگنا، پھول پتیوں اور قمقموں سے مسجدوں کو سجانا، مساجد کی سادگی اور اس کی روح کے منافی اور قیامت کی نشانیوں میں ہے، مساجد کے حقوق میں سے ہے کہ اسے گندگی، لغویات، غیر مناسب اقوال وافعال اور ظاہری وباطنی نجاست سے پاک رکھا جائے، نبی کریم ﷺ نے اپنے قول وعمل سے تعمیر مسجد کی ترغیب دی ہے، جہاں جس محلے میں مسلمان رہتے بستے ہوں ان پر لازم ہے کہ اپنے گھر سے پہلے اللہ کے گھر کو تعمیر کرنے کی فکر کریں، آپ ﷺ مکہ سے ہجرت کرکے قباء پہونچے سب سے پہلے آپ نے وہاں مسجد تعمیر فرمائی، مدینہ آتے ہی اپنا گھر بنانے سے پہلے مسجد نبوی کی تعمیر کروائی، اور ترغیب وتاکید فرمائی: ''جس نے اللہ کے لئے مسجد تعمیر کیا تو اللہ جنت میں اس کے لئے ایک گھر تعمیر کرے گا،، (مسلم: ۵۳۳) دوسری روایت میں ہے چاہے چھوٹی مسجد تعمیر کرے یا بڑی،، (ترمذی: ۳۱۹، حسنہ البانیؒ) راوی حدیث امام بکیر کہتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ فرمایا: ,,یبتغی به وجه الله،، جس نے اللہ کی رضا کے لئے

مسجد تعمیر کی،، اس وضاحت سے معلوم ہوا کی ایسا شخص محرومی و ناکامی کا مستحق بنتا ہے جو کسی کمپلیکس میں مسجد اس لئے تعمیر کرتا ہے کہ میرا فلیٹ بآسانی فروخت ہو جائے، لوگ میری اس خدمت پر تعریف کریں، متولی بن کر مسجد میں آنے جانے والوں پر آوازیں کسوں، جیسا کہ معاشرے میں دیکھنے کو ملتا ہے، علامہ ابن حجر رحمہ اللہ امام ابن جوزی کے حوالے سے لکھتے ہیں: ''جو شخص اپنی تعمیر کردہ مسجد پر اپنا نام لکھے (لکھوائے) تو ایسا شخص اخلاص وللّٰہیت سے بہت دور ہے۔'' (فتح الباری: ۱/ ۵۴۵)

مساجد کی طرف چل کر آنے کی فضیلت:

مسجدوں سے محبت اور دلی وابستگی رکھنا بڑی ہی سعادتمندی ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایسا شخص بھی عرش کے سائے کا مستحق ہوگا جس کا دل مسجد سے لگا ہوا رہتا ہے،، (بخاری۔۱۴۲۳، مسلم، ۱۰۳۱) ''مساجد کی طرف چل کر آنا بلندی درجات اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو اپنے گھر سے وضوء کر کے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے، اسکا ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے، اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے، (مسلم: ۶۵۴) دوسری روایت میں ہے کہ مسجد سے واپس گھر جانے کا بھی وہی ثواب ہے جو چل کر آنے کا ہے (مسلم: ۶۶۳)

''ایسے شخص کے لئے اللہ تعالی جنت میں ضیافت فرمائے گا'' سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مسجد جاتا ہے یا مسجد سے آتا ہے، اللہ تعالی اس کے لئے جنت میں ضیافت کا سامان تیار کرتا ہے جب بھی وہ مسجد جاتا اور آتا ہے،، (صحیح بخاری: ۶۶۲)

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: ''جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز ادا کرنے کے لئے نکلتا ہے تو اس کا اجر ایسے ہی ہے جیسے احرام پہن کر حج کرنے والے حاجی کا ثواب ہے، (صحیح الجامع: ۶۲۲۸، حسن) ایک حدیث میں نبی کریم ﷺ نے رات کی تاریکی میں چل کر مسجد جانے والوں کی فضیلت بیان فرمائی کہ قیامت کے دن ان کے لئے پورا پورا نور ہوگا (صحیح الجامع: ۲۸۲۳، صحیح)

تلخ مگر حقیقت:

مولانا مختار احمد ندوی رحمہ اللہ (جنہوں نے اپنی زندگی میں تقریبا چار سو مساجد تعمیر کروایا، (اللہ تعالی آپ کے حسنات کو قبول فرمائے) مساجد کی ناگفتہ بہ حالات، اس کے ٹرسٹیوں اور ذمہ داروں کی بے حسی و جہالت پر تبصرہ کرتے ہوئے بڑی ہی حسرت اور افسوس کے ساتھ لکھا: ''مسلمانوں کی ملی انحطاط سے مسجدیں بھی متاثر ہوئیں، ہدایت سے ویرانی اور محرومی اب عام طور پر مساجد کا المیہ بن گئی ہے، مسجدیں اپنے شرعی مقاصد اور روح سے خالی ہوتی جا رہی ہیں، جاہل اور بد دین بے نمازی متولیوں کی اجارہ داری کے سبب مسجدوں کا ماحول بے روح اور وحشت ناک ہوتا جا رہا ہے، جاہل ائمہ کی کثرت سے مسجدوں میں بدعات و رسومات عام ہوتی جا رہی ہے، اسلام اور مسلمانوں کا یہ عظیم قلعہ مسمار ہوتا جا رہا ہے جس سے ملت اسلامیہ کی نشو و نما پر بڑا اثر پڑ رہا ہے،، (اصلاح المساجد: ۱۶) اس وقت مسجدوں کی صورت حال تکلیف دہ ہی نہیں بلکہ کئی طرح سے افراط و تفریط کا شکار ہو کر پرسنل جاگیر کی شکل بنتی جا رہی ہے، مسجدوں کی شخصی تولیت اور اجارہ داری نے اس کی شرعی آزادی اور سرمایہ ملت ہونے پر سوالیہ نشان کھڑا کر دیا ہے، مساجد اللہ کی عبادت و بندگی اور عوام الناس کی تعلیم و تربیت کے مراکز ہیں، اس کی دیکھ بھال اور خدمات کے لئے تولیت ہوتی ہے نہ کی من چاہی پسند و ناپسند کی دیوار کھڑی کر کے دعوت و تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے نظام کو کمزور کیا جائے، بہت سے ایسے لوگ بھی مسجدوں کے ذمہ دار بنے ہوئے ہیں جن کے لئے وہ مسجدیں بزنس اور دوکانداری کا ذریعہ بنی ہوئی ہیں، پوری کمیٹی کو معطل کر کے شکم پروری کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے، ایسے ہی گھناؤنے کردار کی وجہ سے لوگ جہاں ایک طرف مساجد سے بدن بدن دور د ہوتجارہے ہیں وہیں دوسری طرف تبلیغ دین کا جذبہ رکھنے والے حضرات اس بات پر مجبور ہوتے ہیں کہ وہ دعوت تبلیغ اور عوام کی تعلیم و تربیت کے لئے مسجد کے بجائے دیگر جگہوں کا انتخاب کریں۔

اللہ تعالی مساجد کی شرعی حیثیت کو سمجھنے اور اس کا حق ادا کرنے ہمیں توفیق بخشے، آمین

Smile Print, Chembur 9819889864

ناشر:
البر فاؤنڈیشن
۸۱/۸۲، کوٹ والا ہاؤس، ڈاکٹر ماسکرانہاس روڈ،
سیتا پھل واڑی، مجگاؤں، ممبئی ۴۰۰۰۱۰۔
موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229
ای میل: albirr.foundation@gmail.com ویب سائٹ: www.albirr.in